خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd 85

Track 1

Time 41:34

قرآن میں تفکر کر نا ضروری ہے

یہ بات پچھلے کئی نشستوں میں سوالا ت کے جوابات میں بیان ہو چکی ہے کہ جب ہم انسانی زندگی کا مطا لعہ کر تے ہیں تویا یہ سمجھنا چا ہتے ہیں کہ انسان کی زندگی کیا ہے تو ہمارے سامنے ایک بات آتی ہے کہ اس کے علاوہ کو ئی بات آتی ہی نہیں وہ یہ کہ انسان کی زندگی خیا لات پراو

پرقائم ہے ہمارا جینا ہمارا ،مر نا ،سو نا جا گنا کھا ناپینا ر شتے داریاں یہ سب خیالات کے اوپر یعنی پہلے ہمیں کسی کام کر کر نے کا خیال آئے گا تب ہم وہ کام کر یں گے پا نی ہم اس وقت پئیں گے جب ہمیں پیاس لگے گی یعنی پہلے پا نی پینے کا خیال آئے گا تب ہم پا نی پئیں گے اگر سارے دن پا نی پینے کا خیال نہ آئے تو آپ پانی نہیں پی سکتے تمام دن رو ٹی کھانے کا خیال نہ آئے تو ہم رو ٹی نہیں کھا سکتے اسی صورت سے جیسے اب گھروں میں رات کو سو جا تے ہیں صبح کو بیدار ہو تے ہیں تو بیدار ہو نے کے بعد جب تک ہما رے ذہن میں یہ خیال نہیںآئے گا کہ ہمیں دفتر جا ناہے یادو کان پرجا نا ہے یا رو زگا ر کی تلاش میں گھر سے با ہرنکلنا ہے تو ہم گھر سے با ہر نہیں نکل سکتے اسی صورت سے آپ سا رے دن دفتر میں کام کر تے رہیں تو چھو ٹی کے وقت آپ کے ذہن میں ایک ہی خیال رہے گا کہ گھر جا نا گھر جا نا تو آپ گھر جا ئیں گے تو زندگی کا کو ئی بھی عمل کو ئی بھی عمل چھوٹے سے چھوٹا ہو یا بڑے سے بڑا ہو اس وقت تک انجام نہیں پا تا جب تک کہ اس کے با رے میں پہلے ہمارے د

ماغ میں خیال نہ آجا ئے اب اگر ہم نماز پڑھتے ہیںتو نماز کا بھی یہی ہے کہ بھئی پہلے خیال آئے گا کہ اللہ کی عبا دت کرو ہم مسجد میں چلیں جا ئیں گے یا گھر میں مصلح بھیجا کر بیٹھ جا ئیں گے اگر ہمیں نماز پڑھنے کا خیال نہ آئے تو ایک مہینے تک بھی اب مصلح کی شکل نہیں دیکھیں گے جتنے لوگ نمازی ہیں ان کے بارے میں ایک ہی بات کہی جا تی ہے کہ جیسے ہی انہیں یہ اطلا ع ملی کہ اب بھئی ظہرکا وقت ہو گیا ہے تو وہ ظہر کی نماز کی تیار ی میں لگ جا تے ہیں اثر کا وقت ہو گیا ہے اثر کا وقت ہو نے کا مطلب یہ ہے کہ انہیں اثر کے وقت کا خیال ا ن کے دماغ میں وارد ہو گیا ہے تو اب یہ طے ہو گیایہ جو ہماری زندگی ہے انسانی زندگی اس کا تعلق خیالات سے جب تک خیالا ت آتے رہیں گے انسان رہے گا اور جب خیالات نہیں آئیں گے انسان کا وجود جو ہے ختم ہو جا ئے گا اچھا

یہ تو طے ہو گیا کہ خیا لات کے علاوہ زندگی کچھ نہیں ہے اب خیالات میں معنی پہنانا بھی ایک کام ہے یعنی پہلاجو دروازہ ہے وہ ساری زندگی کے داخل ہو نے کا اس کانام ہے خیال پھر جب ہم زندگی کے دوسری سڑی پر قدم رکھتے ہیں اس کا مطلب ہے خیال میمعنی پہنانا خیال میںاگر معنی نہیں پہنائے جا ئیں گے تو خالی خیال رہے گا اب اب آپ کو خیال آیا کہ اندر جسم میں خشکی ہے آنتوں کو سیرابی کی ضرورت ہے اب اس خیال میں ہے کہ آنتوں جو سیرا بی کی ضرورت ہے آپ یہ معنی پہنا ئیں گے کہ پانی پہنا نا چا ہیے سردی ہو گی تو آپ یہ معنی پہنا ئیں گے کہ چا ئے پینی چا ہیے۔ گرمی ہو گی تو آپ اس سیرابی کے خیال کو یہ معنی پہنا ئیں گے کہ شربت پئو تو شر بت پینا چا ئے پینا پا ا نی پینا دودھ پینایہ ا صل میں جسمانی تقا ضہ خیال جس کی بنیاد پر آنتوں

میں سیرا بی ضروری ہے تو اس کو معنی پہنا نے ہیں تو اب دو زندگی کے دو رخ ہو گئے ایک رخ یہ ہے کہ زندگی بغیر خیال نا مکمل ہے کو ئی آدمی غیر خیال کے زندہ رہے ہی نہیں سکتا دو سرا یہ ہے کہ زندگی میں خیال جو آرہا ہے اس کو معنی پہنانا بھی ضرورت ہے اب زندگی کو انرجی کی بھی ضرورت ہے طا قت کی بھی ضرورت ہے تو اب آپ کو جو خیال؛ آرہا ہے کھا نے کے سلسلے میں اس میں آپ یہ اطلا ع پہنا ئیں گے کہ رو ٹی کھا نی ہے اگر خدا نخوستہ ہا ضمہ خرا ب ہے کو ئی تکلیف ہے پیٹ میں تو معنی یہ پہنا ئیں گے کہ دالیا کھا نا چا ہئے،کھچڑ ی کھا نی چا ہیے کو ئی لکوایٹ چیز کھا نی چا ہیے کیوں کہ پیٹ میں اگر آپ کے تکلیف ہے ما روڑ ہے تو ا س وقت خیال تو آپ کو آرہا ہے کیوں کہ ضرورت ہے کھا ہ کی لیکن اس میں خیال میں معنی آپ یہ پہنا ئیں گے اس وقت رو ٹی نہیں کھا نی گو شت نہیں کھا نا اس وقت دا لیا کھا نا ہے یا دودھ ڈبل رو ٹی کھا نی ہے کچھ کھا نا ہے تو اب جیسے جیسے حا لا ت سے آدمی گزرتا ہے ا سی کے مطا بق خیال میں معنی پہنا نا پڑھتے ہیں تویہ ایک زندگی کا اصول طے ہو ا کہ زندگی خیال کے علاوہ کچھ نہیں ہے دو سری یہ ہے کہ اس خیال میں معنی پہنانا جو ہے اس سے زندگی میحر کت پیدا ہو تی ہے مثلاً یہ کہ آدمی کو خیال آئے کہ کچھ کھا یا جا ئے اب ضرورت اس کو رو ٹی کھا نے کی ہے وہ ایک رو ٹی کھا نے کی ہے دو روٹی کھا نے کی ہے وہ ایک لقمہ کھا کر بیٹھ جا تا ہے تو اسنے کھا نے کا تقاضہ تو پو را کر دیا لیکن جتنی اسکے جسم کو انر جی کی ضرور ت تھی وہ پو ری نہیں ہو ئی اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ چلنے پھر نے سے محتاج ہو جا ئے کمزور ہو جا ئے گا تو زندگی کا درومدار پہلے خیال پر ہے پھر زندگی میں معنی پہنا نے کے اوپر اس کا دارو مدار ہے جب تک انسان اندر خیالات آتے رہتے ہیں اور انسان ان خیالات میں معنی پہنا کر زندگی کو حر کت دیتارہتا ہے وہ زندہ رہتا ہے اور جب انسان خیا لات میں معنی پہنانا بند کر دیتا ہے یا خیالات آنا بند ہو جا تے ہیں تو اس کا وجود جو ہے ختم ہو جا تا ہے اس کی مثال جو ہے مر نا ہے جس طرح ہمیں یہ اطلا ع ملی خیال معنی اطلا ع ہے جس طر ح ہمیں یہ اطلاع ملی کہ ہم زندہ ہیں بھاگ رہے دوڑ رہے ہیں اسی طر ح ایک وقت آتا

ہے کہ ہمیں یہ اطلاع ملتی ہے کہ ہم مر گئے ہماری زندگی ختم ہو گئی جب
ہم اس اطلاع کو قبول کر لیتے ہیں ہما ری زندگی ختم ہو گئی ہم مر گئے تو
ہماری پو زیشن جو ہے ایک مر دے کی ہو جا تی ہے جس طر ح زندگی میں
ہمارا جسم موجود تھا ہم سو تے رہتے تھے لیٹے رہتے تھے اسی طر ح موت کے
عالم میں بھی ہم لیٹے ہو ئے ہیں آنکھیں بند ہیںسو رہے ہیں لیکن چو نکہ یہ
اطلا ع ختم ہو گئی ہے کہ ہم زندہ ہیں تو اس لئے اس میں معنی پہنا نے کا
عمل بھی ختم ہےاب انسان اگر مرگیا اب اسے زندگی کا کیوں کہ خیال نہیں آرہا
ہے اس لئے اسے نہ پا نی پینے کا خیا ل آرہا ہے نہ کھا نا کھا نے کا خیال آرہا ہے
نہ گر می سر دی سے بچا ئو کا خیال آرہا ہے اب وہ ایک ڈیڈ باڈی ہے ایک لا ش
ہے کیوں لاش ہے اس لئے کہ جو اوپر سے جو سلسلہ تھا خیالات کا اوپر سے
جوسلسلہ تھا انفا ر میشن اور اطلا عات کا وہ ٹوٹ گیا اور ختم ہو گیا اچھا اب
زندگی کی جب ہم غور زندگی کی گہرا ئی میں زندگی کے دو رخ ہمارے ساتھ
ہیں ہمہ وقت دو رخ ہمارے ساتھ چپکے ہو ئے رہتے ہیں ایک رخ کو ہم بیداری
کہتے ہیں جا گنا کہتے ہیں اور دو سرے رخ کو ہم سو نا یا خواب کہتے ہیں آدمی
جب چلتا پھر تا ہے بیداری میں جب بھی زندگی کی اطلاعات کو قبول کر تا ہے
اور جب سو جا تا ہے جب بھی زندگی کی اطلاعات کو قبول کر تا ہے موت اور
نیند میں یہی فر ق ہے کہ موت میں آدمی اطلاعات کو قبول کر نا بندکر دیتا ہے
خواب میں آدمی اطلا عات کو قبول تو کر تا ہے لیکن جسمانی طورپر معنی نہیں
پہنا تا لیکن آپ نے دیکھا ہو گا کہ آدمی خواب میں چلتا بھی ہے ،پھر تا بھی ہے،
کھا تا بھی ہے،پیتا بھی ہے ،خوف ذدہ بھی ہو جا تا ہے ،اگر اس نے کو ئی اچھا
خواب دیکھا تو خو ش بھی ہو تا ہے اپنے رشتے داروںکو بچھڑوں کو اگر وہ دیکھ
لے تو بہت ہی خوش ہو تا ہے اگر اپنے جو یہاسے لوگ انتقال کر چکے ہیں ان کو
دیکھ لیتا ہے اگر اب کو اچھی حا لت میں دیکھ لیتا ہے تو بڑا خوش ہو تا ہے سب
کو کہتا ہے کہ بھئی میں نے اماں کو خواب میں د یکھا تھا بڑے اچھے کپڑے پہنی
ہوئی تھی بڑی خوش تھی بٹی صحت مند تھی اور اگر خدا نخواستہ اگر کو ئی
رشتے دا روں میں کو ئی رشتے دار پر یشان ہے اور ہم خواب میں اپنے رشتے دا
روں کوپر یشان دیکھتے ہیں تو صبح کو ہم جہاں بھی تذکرہ کر یں گے کہ یا ر ہم
نے اپنی اماں کو خواب میں دیکھا تھا وہ بڑی پریشان تھیں اللہ خیر کرے کیا کر نا
چا ہیے کس طر ح کر نا چا ہیے پھر اس کے لئے ایصال ثواب کرو قرآن شریف
پڑھو غیریبوں کو کھا نا کھلا ئو اور وہ کپڑا دیتا ہے خیرات بھی کر تا ہے اگر وہ
خواب کے تا ثرا ت اس کے اوپر یقینی نہ ہوں تو کو ئی آدمی والدین اپنے والدین
کو خواب میں دیکھ کر ان کے لئے ایصال ثواب نہیں کر ے گا وہ کہے گا بھی خواب
کی بات ہے چھوڑو کہاں کا کھانا پکا نا کہاں کا قرآب شریف پڑھنا کیسا ثواب پہنچا
نا کیسااماں کی قبر پر جا نا تو خواب زندگی کا ایک حصہ ہے اس لئے وہ جو کچھ
بھی خواب میں دیکھتا ہے تو وہ اس کو اسی طرح محسوس بھی کر تا ہے جس
طر ح بیداری میں محسوس کر تا ہے اور اسی طرح وہ معنی بھی پہناتا ہے جس

طر ح وہ کسی چیز کو حاصل کر نے کے بعد معنی پہناتا ہے تو اب زندگی کے د و
رخ متعین ہو گئے ایک رخ بیداری ہو گیا جیسے ہم بیٹھے ہیں اور ایک رخ جو ہے
وہ خواب ہو گیا نیند ہو گئی ان دو رخوں کواللہ تعالیٰ نے قر آن پاک میں بڑی
تفصیل سے بیان کیا ہے اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ ہم رات کو دن میں داخل کر تے
ہیں اور دن کو رات کو میں داخل کر تے ہیںالفاظ بہت غور طلب ہے ہم رات کو
دن میں داخل کر دیتے ہیں ہم رات کو دن میں سے نکال لیتے ہیںاور دن میسے
رات کو نکال لیتے ہیں تو پھر فر ماتے ہیں کہ ہم رات پر سے دن کو ادھیر لیتے
ہیں اور دن پر سے رات کو ادھیر لیتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ یہ جو دن
اور رات جو ہیں یہ دو چیزیں ہیں اور کو ئی اور چیز جس کے اندر دن داخل ہو
جا تا ہے رات نکل آتی ہے ہیا جس کے اوپر سے رات ادھیر دیتے اللہ تعالیٰ اور دن
بھی ادھیر لیتے ہیں اب دیکھئے دو چیزیں رات اور دن تو ہو گئی اب الگ الگ اب
اللہ تعالیٰ کہتے ہیں ہم رات پر سے دن کو ادھیر لیتے ہیں اور دن پر سے رات کو
ادھیر لیتے ہیں تو رات اوردن یہ ہم جانتے ہی ہیں نیا سو رج نکل آتا ہے نیا
سورج غروب ہو گیا رات تو رات اور دن کا ادھیرنا اور رات کا دن میں داخل ہو نا
اور دن کا رات میسے نکالنا تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ انسان جو ہے رات اور دن
کے حوا س میں ردوبدل ہو تے رہتا ہے مثلا اب ہم اس وقت بیدار بیٹھے ہو ئے
ہیںاب رات کو ہم سب اپنے گھر جا کے سو جا ئیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ
جو بیداری ہے اس میں یہ جو ہم سب لوگ بیٹھے ہو ئے ہیں یہ بیداری ہے اس
وقت جو ہم بیٹھے ہو ئے ہیں یہ بیداری تبدیل ہوگی رات میں یعنی یہ جو ہمارے
حواس ہیں بیداری کے اس میں شعور ی حواس یہ رات میںمنتقل ہو نگے اور یہ
اس طر ح منتقل ہو نگے کہ ہم ان بیداری کے حواس سے بے خبر ہو نگے دیکھئے
نہ آپ بیداری کے حواس سے سو جا تے ہیں آپ کو کچھ پتا نہیں ہو تا کہ بھئی کیا
ہو رہا ہے جب آدمی گہری نیند ہو تا ہے تو اس کو کچھ پتا نہیں چلتا اچھا اب
ہم سو نے کے بعد دن کو پھر بیدار ہو ئے تو اس کے مطلب یہ ہو اوہ جو خواب
کے حواس تھے رات کے حواس تھے وہ پھردن میں منتقل ہو ئے ہم وہی ہیں جو
بیداری میں وہی رات میں ہے لیکن جب ہم سو گئے تو یہ ہماری جو دن بھر کی
جو زندگی ہے دن بھر کے جو مسائل ہیں ہیں وہ سب رات میں منتقل ہو گئے
اور وہ اس طر ح منتقل ہو گئے کہ ہمیں اپنے وجود کا بھی پتا نہیں چلا جب آدمی
سو جا تا ہے نہ تو بڑے بو ڑھے کہتے ہیں کہ مراور سو یا برابر اچھا جب ہم بیدار
ہو نگے ہم پھر اسی طر ح بیٹھے ہو ئے ہیں لیکن ایک بات غور طلب یہ ہے کہ
ہم جب بھی بیدا رہو تے ہیںصبح کو تو ہم یہ محسوس کر تے ہیں ہم کو ئی نئے
آدمی ہیں حالانکہ ہم نئے آدمی نہیں ہو تے دن کو جو محسوس کیا جا رہا ہے نیا
آدمی چلتا رہے مہنت مزدوری کر تا ہے پھر آپ سو جا تے ہیں پھر آپ صبح کو
اٹھتے ہیں پھر آپ کہتے ہیں کہ نیا آدمی ہر آدمی یہ کہتاہے کہ نیا سور ج نکلا
نیا دن طلوع ہوا تو نیا سو رج کیا نکلا نیا سورج تو کروڑوں سا ل سے ایک ہی
ہے سو رج جو روز نکل رہا ہے اس میں کیا نیا پن ہے نیا دن اچھا نیا دن نکلا نیا

سو رج نکلا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کی ہر چیز نئی ہو گی گھر بھی نیا ہو
گیا لیکن گھر بھی نیا نہیں ہوتا آپ کہتے ہیں رو زانہ کیونکہ ہم نے نئی زندگی
حاصل کی ہے تو ہم رو ز نئی رو ٹی کھا رہے ہیں کہاں نئی روٹی کھا رہے ہیں
مہینے بھر کا تو آٹا گھر میں پڑا ہوا ہے تو کہنے یہ رہا ہے بندے صبح کو اٹھنے کے
بعد یہ کہتے رہا ہے کہ مجھے ایک نئی زندگی ملی لیکن جب وہ زندگی عملاً گزارتا
ہے تو وہ ساری چیزیں پرانی ہو تی ہے وہی دفتر ہے وہی میز ہے وہی قلم ہے
وہی بو س ہے وہی سٹرک ہے وہی ماں باپ ہیں وہی اولاد ہے تو اب اللہ
تعالیٰ یہ کہتا ہے پھر آپ اسے غور سے سنیں تین با تیں اللہ تعالیٰ نے فر ما ئی
...عربی آیت ... کہ ہم رات کو دن میں داخل کر دیتے ہیں...عربی آیت ...اور ہم
دن کو رات میں داخل کر دیتے ہیں ...اور کبھی ہم رات کو دن پر سے ادھیر لیتے
ہیں اور دن پر سے رات جو ادھیر لیتے ہیں یعنی اب انسان کے اندر دو حواس کام
کر رہے ہیں ایک حواس کا نام بیداری ہے اب جیسے ہم سب لوگ بیٹھے ہو ئے
ہیں اور ایک حواس کا نام خواب ہے جیسے کہ ہم رو زانہ سو تے ہیں تو انسان
جو ہے خواب کے حواس میں اور بیداری کے حواس میں ردوبدل ہو رہا ہے جیسے
کہ میں نے ابھی آپ سے عرض کیا کہ ہم رات کو سو ئیں گے تو یہ دن کے جو
ہمارے حواس ہے سب رات میں چلے گئے صبح کو ہم جب پھر بیدار ہو ئے تو
رات کے جو حواس ہیں وہ دن میں چلے گئے تو یہی ہو گا نہ رات کے حواس دن
میں داخل ہو گئے اور دن کے حواس رات میں داخل ہو گئے تو انسان کی جو
زندگی ہے ایک تو وہ یہ ہے کہ خیالات پر قائم ہے کہیں سے وہ خیال آئے گا تو آپ
زندگی کا عمل کر یں کر یں گے اگر کہیںسے کو ئی خیال نہیں آئے تو آپ زندگی کا
کو ئی عمل نہیں کر یں گے خیال کہاں سے آئے گا وہ اللہ تعالیٰ کے فر مان کے
مطا بق اور ارشاد کے مطا بق اور حدیث کے مطا بق وہ لوح محفوظ سے خیال آتے
ہیں سب جا نتے ہیں آپنے سنا ہو گا اپنے بزرگوں سے کہ لوح محفو ظ پر ہر چیز
لکھی ہو ئی ہے تو لوح محفوظ سے خیالات آرہے ہیں اور وہ خیالات جو ہیں دو
رخوں میں تقسیم ہو رہے ہیں ایک رخ جو ہے وہ بیداری کا اب بیداری کا جو رخ
ہے ہمارے تجر بہ میں ہے اس میں ہم پابند ہیں مثلاً مکا نیت میں پابند ہونگے
زمانیت میں پا بند ہونگے چلنے پھر نے میں پابند ہو نگے سوا ری کے محتاج ہو نگے
کھا نے پینے کے محتا ج ہو نگے کھا نے پینے میں محتاج یہ بھی کہ گیہوں بو ئیں
زمین میں پھر اس کی پر ور ش کریں پھر اس کو کا ٹے پھر ا سکو الگ کر یںپھر
اس کو چکی میں پسوائیں پھر وہ آٹا بن جا ئے تو آٹے کو گو ندیں اور آٹا گو ندنے
کے بعد توے کو گرم بھی کر یں پھر رو ٹی تو ے کے اوپر ڈالیں اس کا مطلب یہ ہے
 عمل جو ہے آپ کے بغیر   کہ یہ ایسی بیداری کی زندگی ہے کہ جس میں کو ئی
مسائل محتا جی کے اور بغیر وقت کی پا بندی کی اور بغیر محدودیت کے آپ بر
حال آپ کو پا بند زندگی میں وقت لگے گا اب آپ خواب دیکھئے خواب میں آپ آپ
نے خواب دیکھا کہ آپ آسمان میں اڑ رہے ہیں اور آپ کا سیب کا دل چا ہا تو پتا
چلا آپ تا روں میں کھڑے ہو ئے ہیں وہاں سیب ہیں تو آپ نے سیب کھا لیا تو

سیب آپ نے کھا لیا ہے تو اس سیب کا مزہ بھی محسوس کیا ہے لیکن
وہاںمحدودیت نہیں ہے ایسا نہیں ہوا کہ آپ نے پہلے خواب میں سیب کا درخت
لگا یا ہوپھر اس کی پر ورش کی ہو پھر اس کا چار پا نچ سال بڑے ہو نے کا
انتظار کیا ہو پھر اس میں پھل لگا ہو پھر پکا ہو پھرآپ نے کھا یا تو اب مطلب یہ
ہے کہ انسان کی زندگی کے دو رخ متعین ہو ئے ہیں ایک رخ یہ ہے کہ انسان پا
بند ہو کے زندگی گزارتا ہے بغیر پابندکے وہ کو ئی کام کر ہی نہیں سکتا مثلاً اسے
پیاس لگی اب پیاس کے لئے ضروری ہے کہ ہنڈ پمپ ہو کنواں ہو مٹکا ہو نلکے
ہو جب اسے پا نی ملتا ہے لیکن خواب میں وہ یہ دیکھتا ہے کہ وہ اڑ رہا ہے اب
اسے پیاس لگی وہ نیچے اتر ا اس نے پا نی پی لیا مکے مدینے میمیں خواب میں
دیکھ رہا ہے او ر یہاں آکے جناب اس نے انگو ٹھا ہلا یا یہاں موجود ہے سیکنڈوں
میں ہو جا تا ہے تو اس کا مطلب ہے دو حواس کا تعین ہو تا ہے ایک حواس پا
بند حواس ہے اور ایک حواس آزاد حوا س ہے اور پا بند حواس جو ہے وہ بیداری
کے حواس ہے اور پا بند حواس جو ہے وہ خواب کے حواس ہیاور زیادہ تشریح کے
ساتھ بیان کر یں تو یوں کہیں گے کہ انسان کے اندر دو رخ کام کر رہے ہیں دو
حواس کام کر رہے ہیایک حواس جو ہے اسے زمین کے اوپر قائم ہے اور دو سرے
حواس جو ہیں وہ زمین سے آزاد حواس ہیں تو زمین سے آزاد ہو نے کا مطلب یہ
ہے کہ یعنی اس کو غیب کی دنیا میں داخل کر نا تو انسان کے جو دو رخ ہیں وہ
یہ ہیں کہ ایک رخ اس کا جسمانی رخ ہے،ما دی رخ ہے ،سٹران کا رخ ہے بھئی
یہ گو شت پو ست جو ہے سب کو پتا ہے تعاون سے بنا ہوا ہے اور جو کچھ اس
کی جو ضروریات ہیں وہ بھی تعافن ہی ہے مثلاً آپ گو شت کھائیںو ہ بھی
تعافن ہے جو بھی چیز آپ کھا تے ہیں بر حال وہ کسی نہ کسی صورت سے سڑ
جا تی ہے تعافن اس میں موجود ہو تا ہے تو دو سرا رخ جو ہے اس کے اندر
تعافن نہیں ہو تا ہے اس میں پا بند ی نہیں ہے وہ آزاد ہے اب ہم یو ں کہیں گے
کی انسان کو اللہ تعالیٰ نے دو رخو ں پر بنا یاایک رخ اس کا ما دی رخ ہے اور ایک
رخ اس کا رو حانی رخ ہے جب انسان ما دی رخ میں سفر کر تا ہے تو مادی
زندگی ہو تی ہے ہر ہر قدم پر محتاج ہو تا ہے اور جب انسان اپنا رو حانی رخ
میں سفر کر تا ہے تو تو وہ پا بندی سے آزاد ہو تا ہے اور جیسے جیسے وہ پا
بندی سے آزاد ہو تے رہتا ہے اسی مناسبت سے اس کا تعلق اللہ تعالیٰ سے قریب
سے قریب تر ین ہو تا ہے اس لئے کہ مادیت جو ہے ما دیت سے آپ اللہ کو نہیں
دیکھے گے وہ کہتے نے اللہ کو تو کو ئی نہیں دیکھ سکتا بیشک نہیں دیکھ سکتے
اللہ کو ما دیت سے نہیں دیکھ سکتے اللہ کو رو حا نیت سے دیکھ سکتے ہیں اس
لئے کہ روح تو اللہ کوپہلے ہی دیکھ چکی ہے جب اللہ تعالیٰ نے ساری کا ئنات بنا
ئی کن کہہ کر ساری کا ئنات بنا دی پھر اللہ تعا لیٰ نے روحوں کو مخا طب کر کے
کہا الست بر بکم ...تمام رو حوں کو مخا طب کر کے کہا کہ میں تمہا را رب
ہوں تو جب روحو ںنے آواز سنی تو اللہ کواور اللہ تعالیٰ قالو لبلیٰ جی ہاں ہم
اس بات کا اقرار کر تے ہیں کہ آپ ہمارے رب ہیں یعنی ہماری روح اللہ کی آواز

بھی سن چکی ہے ہماری روح اللہ کو دیکھ بھی چکی ہے اور ہماری رو ح اللہ
کو دیکھنے کے بعد اللہ کی ربوبیت کا اقرار بھی کر چکی ہے اب دیکھنے کے بعد
روح کے اوپر مادی پر دہ آیا تو ما دی پر دہ آنے سے کیا ہوا ک ہ روح کی جو آزاد
محدودیت ہو ئی اور انسان جو ہے وہ قدم قدم پر پا بندی کا محتاج ہے اس بات
کو اللہ تعالیٰ نے فر مایا ہے ...عربی آیت ...کو ئی آنکھ اللہ کو نہیں دیکھ سکتی
لیکن اللہ اگر چا ہے تو ہر شئے کو دیکھ سکتا ہے یعنی اگر ہم شعوری حواس جو
ہمارے بیداری کے حواس ہیں ان میں رہتے ہو ئے اس بات کا سو را خ لگا ئیں
اس بات کا پتا لگا ئیں کہ ہم کیوں زندہ ہیں تو ہمارے ذہن میں ایک ہی بات آئے
گی کہ کہیںسے ایک اطلا ع آرہی ہے کہ تم زندہ ہو تو ہم زندہ ہیں کہیں سے
اطلاع آرہی ہے کہ ہم کھا نا کھا ئو تو ہم کھا نا کھا لیتے ہیں اگر ہمیں کھا نا کھا
نے کی اطلا ع نہ آئے تو ہم کھا نا نہیںکھا تے اچھا جب کھا نہ نہیں کھا سکتے تو ظا
ہر ہے بیمار ہو جا ئیں گے کمزور ہو جا ئیں گے مر جا ئیں گے تو انسان جو ہے
شعور اور لا شعوری زندگی میں سفر کر رہا ہے شعوری زندگی ما دی زندگی ہے
لا شعوری زندگی ساری کی ساری رو حانی زندگی ہے تو اب یہ ایک بھا ئی نے
سوال کیا ہے کہ اب یہ جو ہمیں اطلا عات آرہی ہیں یہ اطلا عات کہاں سے
آرہی ہیں کہیں نہ کہیں سے سوچ تو ہے اس کی اب مثال کے طور پر بہت
سارے لوگ بیمار ہو جا تے ہیں الٹے سیدھے خیا ل آتے ہیںکسی کو وسوسے آئے گا
جا دو ہو گیا کسی کو وسوسے آیا کوئی میرا دشمن ہو گیا کسی کو یہ ہو گیا وہ
ہو گیا مستقبل خراب ہو جا ئے گا اکسرڈنٹ ہو جا ئے گا میں مر جا ئو گا بخار ہو
جا ئے تو دیکھئے خیالات تو یہ کہا جا تا ہے اگر یہ با ت ہے کہ خیالا ت لوح محفو
ظ سے ہی چلے آرہے ہیںتو اس کا مطلب ہے شک اور وسوسے جا دو اور ٹونے یہ
خیال بھی لوح محفوظ سے چلے آرہے ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ جو خیالات
لوح محفوظ سے چلے آرہے ہیںان خیالات میں معنی یہ ہو تے ہیںجب انسان کے
دماغ کے اوپر جب یہ خیا لات آکے نا زل ہو تے ہیں تو خیالات معنی پہنا تا ہے
جیسے کہ میں نے آپ سے عرض کیا کہ سخت سردی میں آپ کو کہیں پیاس لگے
یا پینے کی کو ئی خواہش ہوتو آپ بر ف کا پا نی نہیں پئیں گے چا ئے پئیں یا سا
دہ پا نی پئے گے اور شدید گر می ہے تو آپ کا فی نہیں پئے ہیں شر بت پئیں گے
یا پا نی پئیں گے جو کچھ تو اس کا مطلب ہے وہاں سے جو خیال ہے وہ یہ ہے کہ
آنتوں کو ضرورت ہے سیرا بی کی ضرورت ہے اب یہ کہ کیا پینا ہے یہ الگ تو
انسان کے اندر یہ جو ایجنسی ہے معنی پہنا نے والی یہ ان اطلا عات کو قبول کر
تی ہیں جو اطلا عات لوح محفوظ سے آرہی ہیں اب اگر ہمارے اندر غیب کی
دنیا کا یقین ہے ہمارے اندر اس بات کا یقین ہے کہ اللہ ہما را محا فظ ہے جیسے
کہ ہے ہر انسان یہ بات جانتا ہے جب وہ پیدا ہو تاہے کسی کے قابل نہیں ہو تا
اور اللہ کی مہر با نی سے اللہ کے تحا فظ سے پا نچ فٹ کا ہو جا تا ہے کو ئی
چھ فٹ کا ہو جا تا ہے کو ئی ساڑھے چھ فٹ کا ہو جا تا ہے اوروہ کا رو بار بھی
کر تا ہے چلتا بھی ہے پھر تا بھی ہے دوڑتا بھی ہے و ہ بچے جو اپنے ارادے اور

اختیار سے کر وٹ نہیں بدل سکتا وہ بڑے بڑے پہاڑ اٹھا لیتا ہے تو جس اللہ نے آپ
کو اتنا تحا فظ فراہم کیا اور آپ منوں ٹنوں کے حساب سے اٹھا لیتے ہیں تواللہ
آپ کا تحا فظ نہ کر تا اپ کو پرو ٹیشن نہ دیتا توّآپ بچے ہی رہتے جب کر وٹ
ہی بدل نہیںسکتے تو اللہ نے آپ کو بڑا بھی کیا آپ کے ہا تھ پیر بھی بڑے بنا ئے
آپ کو عقل و شعور بھی دیا آپ کے لئے وسائل بھی پیدا کئے آپ کو اس عقل و
شعور سے جو آپ کو اللہ نے دیا اس عقل و شعور سے آپ نے گھر بنا یاگا ڑی بنا
ئی جو بھی کچھ کیا تو جب انسان کے اندر اپنی ذات کی کھو ج لگا نے کی صلا
حیت پیدا ہو جا تی ہے جب انسان خود کو تلاش کر تا ہے کہ میں کیاہوں ؟کہاں
سے آیا ؟کہاں جا نا تو سب سے پہلے تو اس کو اپنی پید ائش سامنے آتی ہے کہ
میں کہیں بھی تھا کہاں تھا ؟اس کا علم مجھے نہیں ہے لیکن بر حال یہ ایک
حقیقت ہے یہ ایک ہے کہ میں پیدا ہو ااور اس طرح پیدا ہو ا کہ میں کسی بھی
قابل نہیں تھا مکھی بھی نہیں اڑا سکتا تھا ، کھانا بھی نہیں کھا سکتا تھا ،بیٹھ
بھی نہیں سکتا تھا ،اس دور سے سب ہی گزر کے آئیں ہیں نہ تو اس کا مطلب
یہ ہے کہ اب ہم اتنے بڑے ہو گئے تو یہاں ہمیں اللہ تعالیٰ نے پہنچا یاتو جب
انسان اپنی ذات پر غو ر کر تا ہے تو اس کی سمجھ میں یہ بات آجا تی ہے کہ
میرا بڑا ہو نا میرا پیدا ہو نا اس میں آپ غور کر یں تو سب آدمی خواب دیکھتے
ہیں تو خواب میںہمارے اوپر پا بندی ختم ہو جا تی ہے تو خواب میں ہمارے لئے یہ
کوئی ضرورت نہیں ہے کہ اگر ہم لندن جا نا چا ہیں تو ہوائی جہازمیں بیٹھ کر
سفر کر سکتے ہیں آنکھیںبند کر یں لندن چلے گے کیسی نے پیر ہلا یا واپس آگئے تو
خواب میں لیکن اگر آپ یہ سمجھ لیں کہ انسان مر کب ہے دو رخوں پر تو ایک
رخ آزاد حواس اور ایک رخ پا بند حواس پا بندحواس بیداری ہے اور اور آزاد حواس
خواب ہے کیونکہ انسان کی زندگی ان دو حواسوں کے بغیر مکمل نہیں ہو تی ہر
انسان مجبورہے اس با ت پر کہ خواب اور زندگی کے حواس میں ہی زندہ رہے ا
یسا ممکن نہیں ہے کہ جو بچہ پید ا ہوا وہ ساٹھ سال تک جا گتا رہے اس کے لئے
سو نا اس کی مجبو ری ہے ایسا بھی ممکن نہیں ہوا اور اگر وہ سو گیا تو ساٹھ
سال تک سو تا ہی رہے گا ور کبھی وہ بیدار نہ ہوا ہو تو جب ہمیں یہ علم ہو
گیا کہ ہم جو ہیں ہماری زندگی جو ہے وہ دورخوں پر چل رہی ہے ایک رخ جو
ہے بیداری کے حواس ہے یعنی ٹائم اسپیس میں بند حواس ہے پا بند حواس ہے
وسائل کے محتاج حواس ہے اور دو سرے حواس جو ہیںو ہ آزاد حواس ہیں معاورا
ئی دنیا کے حواس ہیں غیب کے حواس ہیں روح کے حواس ہیں اور وہ حواس
ہیںجن حواس میں اللہ تعالیٰ کی آواز بھی سنی اور اللہ تعالیٰ کو دیکھا بھی ہے
اور اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا اقرار بھی کیا ہے جب ہمارے ذہن میں یہ بات آگئی
کہ ہماری زندگی کی تکمیل دو حواسوں سے ہے توظاہر ہے ہم ان حواس سے
واقف ہے یعنی بیداری کے حواس سے واقف ہیں تو ہم خواب کے حواس سے بھی
واقفیت حاصل کر نے کی کوشش کر یں گے اور نتیجے میں یہ ہے کہ ہمارے اوپر
روح کا جو عرفا ن ہے ہم حاصل کر لیںگے اور خواب کی دنیا میں جس طر ح

بیداری کے حواس سے ہو کے منقطع کر نا خواب کی دنیا میں بیداری کے دنیا میں
بھی ہے تو یہ جو اطلا عات ہیں لوح محفو ظ سے آرہی ہیں یہ آرہی ہیں کہ
انسان پہلے جنت میں تھا آدم تو آدم جب جنت میں تھا تو وہاں ما دیت نہیں تھی
اور جب آدمی جنت میں تھا اب دیکھئے کہ خواب میں لمحوں میں ہر انسان کی
مجبوری ہے کہ وہ آدھی زندگی شعور میں گزرتا ہے اور آدھی لا شعور میں اسی
کو اللہ تعالیٰ نے فر مایا ہے را ت کو دن میں نکال لیتے ہیں اور دن میں سے رات
کو یہ اس سلسلے میں کسی کو سوال کر نا ہے تو بتا ئیں کتنے لو گوں کو سمجھ
میںآئی بات سمجھ میں آئی ما شا اللہ بھئی ...اختتام

.